السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زید نے پانچ سوروپیہ پر عمرو کی چند بیگھ زمین رہن رکھی، اس شرط پر کہ زید خراج کے بعد دس روپیہ سال بھر کے اپنے اصل روپیہ سے خارج کرتا گیا، اور ماحصل زراعت کو وصول کرتا گیا، تاوقتیکہ مابقی روپیہ زید کو نہ ملے، اب سوال یہ ہے کہ مذکورہ پانچ سوروپیہ کی زکوۃ کس پر ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مذکورہ روپیہ کی زکوٰۃ زید پر فرض ہے، اس لیے کہ آیت کریمہ : اِذَاتَدَایَنْتُم بِدَیْنٍ الی قوله فَرِہَانٌ مَّقْبُوْضَةٌ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ معاملہ رہن قرض ہے، اور قرض سے انتفاع جائز نہیں، موافق حدیث شریف : ((لایغلق الرہن من صاحبه الذی رہنه له غنمنه وعلیه غرمه رواہ الشافعی والدار قطنی وقال ہذا اسناد حسن متصل کذا فی المنتقیٰ))
پس زید کا یہ معاملہ رہن بوجہ اشتراط انتفاع ناجائز ہے، اور جبکہ ناجائز ہے تو زید کا روپیہ زید کے ملک میں رہا، گو زید اپنے زعم میں سمجھے کہ روپیہ میری ملک میں نہیں ہے، بناء علیہ روپیہ مذکورہ کی زکوٰۃ زید پر فرض ہے، اور اگر فرض کیا جائے، کہ رہن سے انتفاع جائز ہے، تو بھی زکوٰۃ زید ہی پر فرض ہوگی، کیونکہ معاملہ رہن قرض ہے، اور قرض دادہ شدہ روپیہ میں قرض دینے والے پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب
(حررہ احمد عفی عنہ) (فتاویٰ نذیریہ ص ۴۹۷ جلد نمبر ۱) (سید محمد نذیر حسین)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 7 ص 296

محدث فتویٰ